ناظم جائداد
صدر انجمن احمدیہ قادیان

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ
الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم شنبہ

جلد ۲۸	۱۳ ماہ وفا ۱۳۱۹ ہش	۷ جمادی الآخری سنہ ۱۳۵۹ھ	۱۳ جولائی سنہ ۱۹۴۰ء	نمبر ۱۵۸

حضرت امیر المومنین کی جاری فرمودہ تحریک جدید اور انقلابات دنیا

دنیا میں انفرادی اور قومی دونوں قسم کی زندگیوں پر کئی قسم کے انقلابات آتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے۔ کہ نہایت آرام وچین۔ اور فراغت و آسائش کے ساتھ زندگی بسر کرنے والوں پر بیٹھے بٹھائے ایسی افتاد آپڑتی ہے۔ کہ ان کی زندگی کا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو لوگ یا جو اقوام پیش آسکنے والے ہر قسم کے حالات کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں کرتیں۔ وہ صفحہ دہر سے حرف غلط کی طرح مٹ جاتی۔ یا نہایت ذلیل ہو جاتی ہیں۔ امیر اور فارغ البال طبقہ کو اس بات کا بالخصوص خیال رکھنا ضروری ہے کیونکہ یہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو انقلابات کے طوفان میں سب سے زیادہ تھپیڑے کھانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ چونکہ انہیں تنگی اور کفایت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ مشقت کی زندگی ان کے لئے وبال جان ہو جاتی ہے۔ اور حالات میں غیر متوقع تغیرات کے وقت بھی لوگ جو حد سے زیادہ آرام کے عادی اور محنت ومشقت نیز سادگی کی صفات سے محروم ہوتے ہیں۔ قوم کی کشتی کو لے ڈوبتے ہیں۔ انقلابات کا اثر غربا پر اتنا نہیں ہوتا۔ جتنا امراء پر۔ غربا کا معیار زیست اور طریق بود و باش پہلے ہی ایسا نہیں ہوتا۔ کہ انقلاب دہر اس میں کوئی نمایاں تبدیلی کر سکے۔ البتہ امراء کے معیار کو گرا کر غرباء کے برابر کر دیتا ہے۔ اور وہ بوجہ اس تمدن کے عادی نہ ہونے کے سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ اور جو راہ نما اپنی قوموں کی تربیت ایسے رنگ میں نہیں کرتے۔ کہ وہ ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کی اہل ثابت ہوں۔ اور بڑی سے بڑی مصیبت مردانہ وار جھیل سکیں۔ وہ کامیاب راہ نما نہیں کہلا سکتے۔

یورپ کی موجودہ جنگ میں اس کی کئی مثالیں مل سکتی ہیں۔ درجنوں ممالک اور ہزاروں دیہات وقصبات کے رہنے والے کروڑوں افراد اپنے تمدن ومعاشرت اور طرز بود و ماند میں نمایاں تبدیلی پر مجبور ہو چکے ہیں۔ اور آرام و آسائش کے ساتھ چین اور سکھ کی زندگی بسر کرنے والے نہایت تکلیف اور دکھ میں مبتلا ہیں۔ لباس اور خوراک کے تکلفات اور مکانات کی آرائش وزیبائش کو جزو زیست بتانے والے آج نان شبینہ کے محتاج اور سر چھپانے کے لئے جگہ ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ جن لوگوں نے کبھی بھول کر بھی زمین پر قدم نہ رکھا تھا۔ اور جنہیں چند قدم پیدل چلنا محال تھا۔ آجکل جان بچانے کے لئے سینکڑوں میلوں تک پیدل بھاگتے پھرتے ہیں۔ نوکروں چاکروں کے محتاج اور ادنیٰ ادنیٰ ضروریات کی تکمیل کے لئے دوسروں پر تکیہ رکھنے والے آج حیران وپریشان ہو رہے ہیں۔ کہ کیا کریں۔ اور کیا نہ کریں۔ اس زمانہ کے مرسل ومامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ

آئے گا قہر خدا۔ خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ ہوگا یہ کہ تا باندھے ازار

وہ بعض ملکوں میں تو حرف بحرف پورا ہو رہا ہے اور جو ابھی جنگ کی براہ راست لپیٹ میں نہیں آئے۔ وہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ نہایت خطرناک ایام درپیش ہیں۔ اور ایسے حالات رونما ہونے والے ہیں۔ کہ ان میں نازونعم اور عیش وعشرت کی زندگی کے عادی لوگوں کو سخت تکالیف کا سامنا ہوگا اس لئے وہ مشورے دے رہے ہیں کہ لوگ سادگی شعار کریں۔

چنانچہ ۸۔ جولائی ۱۹۴۰ء کو انگلستان کے وزیر خوراک لارڈ والٹن نے اپنے ملک میں چائے۔ چربی اور مکھن کے استعمال پر پابندیاں عائد کر دی ہیں اور حکم دے دیا ہے۔ کہ ہوٹلوں۔ اور ریسٹورنٹوں میں بیک وقت گوشت۔ اور مچھلی یعنی دو پلیٹیں کسی کو مہیا نہ کی جائیں۔ مکھن۔ نقلی مکھن۔ اور چربی تینوں میں سے صرف ایک ہی چیز کی اجازت ہوگی۔ اور آخر میں آپ نے کہا ہے کہ:۔

"اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم لوگوں سے کہیں۔ کہ وہ عیش وعشرت کو بالائے طاق رکھ کر مشقت کی زندگی بسر کرنا سیکھیں۔ وہ آدمی جو دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ روز اپنا گذارہ چلا سکتا ہے وہ لازمی طور پر کامیاب ہوگا"۔
(ملاپ ۱۱۔ جولائی ۱۹۴۰ء)

یورپ کے بڑے بڑے مدبرین آج جب مصیبت سر پر آپڑی ہے مشقت۔ اور سادگی کی تلقین کر رہے ہیں۔ لیکن ۱۹۳۴ء میں جب جماعت احمدیہ کے متعلق حالات میں تبدیلی شروع ہوئی۔ تو ہمارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دور بین نگاہ نے یہ دیکھ کر کہ جماعتی زندگی میں انقلاب کے لئے جماعت کو ہر وقت تیار رکھنا چاہیئے۔ تحریک جدید جاری فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور احباب جماعت کو حکم دیا۔ کہ پُر تکلف اور آرام و آسائش کی زندگی ترک کر دیں۔ عام حالات میں سادہ کھانا کھائیں سادہ لباس پہنیں کوئی احمدی ایک سے زیادہ سالن ایک وقت نہ کھائے۔ ضرورت سے زیادہ کپڑے نہ بنوائیں۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور معمولی معمولی کاموں کے لئے دوسروں کی طرف نہ دیکھیں۔ کوئی کام کرنے میں عار نہ سمجھیں جو کام بھی کرنا پڑے۔ اسے خوشی سے کریں۔ مکانات کو سادہ رکھیں آرائش و زیبائش کے سامان نہ خریدیں۔ سینما۔ سرکس، تھیٹر اور ایسی ہی دیگر نمائش بینیاں ترک کر دیں۔ حتیٰ کہ مفت بھی نہ دیکھیں۔ بیمار ہوں تو بیش قیمت مرکبات اور پیٹنٹ ادویات سے حتی الوسع بچتے رہیں۔ اور معمولی دواؤں سے علاج کریں۔ غرضیکہ آپ نے ایک ایسا جامع پروگرام جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ کہ جس پر چل کر ہر احمدی ہر قسم کے حالات کا بخوبی مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے حضور کے ارشاد پر نہایت مخلصانہ لبیک کہا۔ اور اپنی زندگی میں بہت بڑا انقلاب پیدا کر لیا ہے۔ اور اس کے نہایت خوشگوار نتائج بھی محسوس کئے جا رہے ہیں۔ مگر بعض لوگ اس شدت کے ساتھ ان باتوں کی پابندی نہیں کرتے۔ جو قومی کیرکٹر میں یہ عادات داخل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ایسے احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیا میں انقلابات اس سرعت کے ساتھ آ رہے ہیں۔ کہ کوئی قوم یقینی طور پر نہیں کہہ سکتی۔ کہ وہ ان سے اثر پذیر نہ ہوگی کجا جماعت احمدیہ جو بتیس دانتوں میں زبان کا درجہ رکھتی ہے۔ دنیا میں پچھلے چند دنوں میں جو کچھ ہو چکا ہے۔ اس پر نظر رکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا۔ پس ان ایام کو غنیمت جاننا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ہدایات کے ماتحت ایسی زندگی کا عادی بنا لینا چاہیئے۔ کہ دنیا میں رونما ہونے والا کوئی بڑے سے بڑا انقلاب بھی ہمارے راستہ میں حائل نہ ہو سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ ہم اچانک اپنے آپکو ایسے مخالف حالات سے دو چار پائیں۔ کہ آگے قدم اٹھانے کی طاقت نہ پائیں۔

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں وہ امام عطا فرمایا ہے جس کی خود راہ نمائی فرماتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم آپ کے مجوزہ پروگرام کی ایک ایک شق پر نہایت سرگرمی سے عمل کریں تاکہ تمام خطرات کو عبور کرکے منزل

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ وفا ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کان کے درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کو درد گردہ اور درد شانہ کی شکایت ہے۔ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کو آج پھر بخار ہوگیا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ؛

جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کی وجہ سے ۱۴ وفا سے ۲۰ نبوک ۱۳۱۹ ہش تک کے لئے بند ہوگیا۔ آج جامعہ احمدیہ میں صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل جامعہ کی صدارت میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ پرنسپل صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے تقریریں کیں۔ سٹاف و طلباء ۱۳ وفا سے ۱۵ دن کے لئے تحصیل بٹالہ اور گورداسپور میں تبلیغ کے لئے جا رہے ہیں ؛

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت آج بھی جمعرات کے روز روزہ رکھا گیا اور تمام مساجد میں دعا کی گئی ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے ہاتھ پر ۱۳ شہادت سے ۱۱ ہجرت ۱۳۱۹ ہش تک بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۳۰۳	نواب بی بی صاحبہ	گورداسپور	۱۳۳۸	محمد شفیع صاحب	شیخوپورہ
۱۳۰۴	نواب بی بی صاحبہ	”	۱۳۳۹	مہتاب بی بی صاحبہ	”
۱۳۰۵	سرداراں بی بی صاحبہ	”	۱۳۴۰	وزیر بیگم صاحبہ	”
۱۳۰۶	ریشم بی بی صاحبہ	”	۱۳۴۱	حیات بی بی صاحبہ	”
۱۳۰۷	راج بی بی صاحبہ	”	۱۳۴۲	غلام حسن خانصاحب	ملتان
۱۳۰۸	برکت بی بی صاحبہ	”	۱۳۴۳	میاں ملک محمد مکی صاحب مستری	پشاور
۱۳۰۹	حاکم بی بی صاحبہ	”	۱۳۴۴	فتح خان صاحب	گجرات
۱۳۱۰	حاکم بی بی صاحبہ	”	۱۳۴۵	جنیفہ صاحبہ	سرگودھا
۱۳۱۱	مائی فضلاں صاحبہ	”	۱۳۴۶	ارشاد صاحب	”
۱۳۱۲	دولت بی بی صاحبہ عرف دولتے	”	۱۳۴۷	حیات بی بی صاحبہ	امرتسر
۱۳۱۳	حاکم بی بی صاحبہ	”	۱۳۴۸	رحیم بی بی صاحبہ	”
۱۳۱۴	فاطمہ بی بی صاحبہ	”	۱۳۴۹	محمد حفیظ خان صاحب	لاہور
۱۳۱۵	حاکم بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۰	عالم خاتون صاحبہ	ملتان
۱۳۱۶	مبارکہ بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۱	عبد الکریم خان صاحب	احمد آباد
۱۳۱۷	ریشم بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۲	غلام محمد صاحب	لاہور
۱۳۱۸	حشمت بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۳	محمد صدیق صاحب	سرگودھا
۱۳۱۹	ریشمے صاحبہ	”	۱۳۵۴	محمد قاسم صاحب	لاڑکانہ
۱۳۲۰	عالم بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۵	پارسا صاحب	مردان
۱۳۲۱	حاکم بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۶	نذیراں بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۳۲۲	ریشم بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۷	میاں محمد شریف صاحب	”
۱۳۲۳	فضل بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۸	فقیر اللہ خان صاحب	پونچھ
۱۳۲۴	فاطمہ بی بی صاحبہ	”	۱۳۵۹	محمد خانصاحب	لائل پور
۱۳۲۵	ریشم بی بی صاحبہ	”	۱۳۶۰	اللہ دتا صاحب	بہاول نگر
۱۳۲۶	رحیم بی بی صاحبہ	”	۱۳۶۱	بی بی خاتون صاحب	بھاگلپور
۱۳۲۷	امداد علی صاحب	جالندھر	۱۳۶۲	غلام علی شاہ صاحب	گجرات
۱۳۲۸	ایم۔ اے عامر صاحب	امرتسر	۱۳۶۳	محمد الدین صاحب	گورداسپور
۱۳۲۹	محمد مقبول صاحب	سرینگر	۱۳۶۴	بشیر احمد صاحب	”
۱۳۳۰	سید سردار شاہ صاحب	”	۱۳۶۵	محمد شفیع صاحب	”
۱۳۳۱	محمد عارف صاحب صدیقی بی۔ اے	نارڈوال	۱۳۶۶	برکت علی صاحب	”
۱۳۳۲	طفیل محمد صاحب	شیخوپورہ	۱۳۶۷	احمد الدین صاحب	”
۱۳۳۳	شہر بانو صاحبہ	اوناؤ یوپی	۱۳۶۸	نعمت بی بی صاحبہ	”
۱۳۳۴	بشیر اللہ بیگ صاحب	”	۱۳۶۹	حسن بی بی صاحبہ	”
۱۳۳۵	شمیم اللہ بیگ صاحب	”	۱۳۷۰	نعمت علی صاحب	”
۱۳۳۶	بسم اللہ بیگ صاحب	”	۱۳۷۱	عبد الرحمن صاحب پٹھان	ادھم پور (کشمیر)
۱۳۳۷	قریش بیگم صاحبہ	پشاور			

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم التبلیغ

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ۔ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ بالا ارشاد سے ظاہر ہے کہ دُنیا میں حضور کی بعثت کا کیا مقصد تھا۔ اور جماعت احمدیہ کے سامنے تمام انسانوں کو دین واحد پر جمع کرنے کا کس قدر اہم اور عظیم الشان کام ہے۔ اور اس مقصد میں اس نے تبلیغ کے ذریعہ کامیاب ہونا ہے۔ فریضہ تبلیغ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:-

یاایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک۔ وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس (المائدہ - ۱۰) - کہ اے رسُول عربی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ہمارے پیغام کو وضاحت کے ساتھ لوگوں تک پہونچا دے۔ اور انہیں اچھی طرح تبلیغ کر دے۔ کیونکہ تیری بعثت کا اولین مقصد یہی ہے۔ کہ لوگوں تک ربانی پیغام پہونچ جائے۔ اگر یہ کام نہ ہوا۔ تو پھر کچھ بھی نہ ہوا۔ ہاں ایک بات ضروری ہے۔ اور وُہ یہ کہ لوگوں کی طرف سے مخالفت ہوگی۔ اور وُہ طرح طرح کی تکالیف پہنچائیں گے۔ سو اس کے متعلق یاد رکھو۔ کہ اللہ تمہاری محافظت کا وعدہ کرتا ہے:۔

اس آیت کریمہ میں بتایا گیا ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کے کام میں لگ جاتا ہے۔ اور اس کے احکام کی اشاعت اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضرور مدد فرماتا ہے۔ اور لوگوں کی مخالفت کے باوجود آخرکار اسے کامیاب اور کامران کرتا ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ انسان محنت اور استقلال کے ساتھ کام جاری رکھے۔ کیونکہ دُنیا کا کوئی کام صحیح جدوجہد اور قربانی کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہونچتا۔ قرآن مجید نے بھی اس اصُول کو بیان فرمایا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت ع۷) کہ وُہ لوگ جو صحیح طریق پر کوشش اور قربانی کرتے ہیں۔ آخر وُہ خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کی قربانیاں کتنی اعلیٰ اور عظیم الشان تھیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضاء کو حاصل کرنے اور اس کے پیغام کو لوگوں تک پہونچانے کے لئے کتنی زبردست جدوجہد کی۔ اور اس راہ میں کیسا شاندار نمونہ دکھایا۔ مسلسل سالہا سال تک مشرکین مکّہ کی تکالیف کو برداشت کیا۔ ماریں کھائیں۔ مال قربان کئے۔ جانیں دیں۔ اور آخر میں اپنے وطن اور عزیزوں تک کو چھوڑ دیا۔ مگر اپنے مقصد سے غافل نہیں ہوئے۔ جب وُہ یہ دیکھتے تھے۔ کہ مکّہ کے لوگ ان کی باتوں کو نہیں سنتے۔ تو وُہ ارد گرد کے علاقہ میں چلے جاتے۔ اور وہاں کے لوگوں کو الٰہی پیغام سناتے۔ اور جب وہاں بھی لوگ تکلیفیں دیتے۔ تو وُہ کسی اور طرف کا رُخ کر لیتے۔

غرض ان کا یہ اعلےٰ نمونہ ہمارے لئے ایک سبق ہے۔ کہ ہمیں بھی اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے ایسا ہی ایثار اور استقلال دکھانا چاہئیے۔ اور لوگوں تک ربانی پیغام پہونچانے میں اگر تکلیف بھی برداشت کرنی پڑے تو اس سے گھبرانا نہیں چاہئیے۔ بلکہ خوشی سے اسے برداشت کرنا چاہئیے۔

۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۴۰ء کا یوم التبلیغ اپنے اندر قربانی اور ایثار کا ایک خاص سبق رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ وُہ تاریخ ہے جبکہ جماعت احمدیہ کے ایک عظیم المرتبہ انسان نے احمدیت کی خاطر خوشی سے اپنی جان قربان کر دی۔ اور باوجود اپنی بہت بڑی دُنیاوی عزت اور شہرت کے محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کو مقدم کرتے ہوئے اپنی عزیز جان کو اسکی راہ میں فدا کر دیا۔ اور اس طرح نہ صرف قال سے بلکہ حال سے ثابت کر دیا۔ کہ ع

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

یعنی ۱۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب نے کابل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اعلان کرتے ہوئے جام شہادت پیا۔ ان کا جُرم صرف یہ تھا۔ کہ انہوں نے اس زمانہ کے مرسل و مامُور کو قبوُل کیا۔ اور احمدیت پر استقامت اختیار کی۔

بہرحال وُہ اپنی اس قربانی سے اپنا نام ہمیشہ کے لئے روشن کر گئے۔ اور اپنے صدق۔ اور وفا کے نمونہ کو ایک دائمی یادگار بنا گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۵۸)

پس آپ کی شہادت کی تاریخ پر اس سال یوم التبلیغ کا مقرر کرنا ہمیں یہ سکھلاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو دُنیا میں پہونچانا ہی ایک احمدی کی زندگی کا اصل مقصد ہے۔ اور یہ کام صرف ایک یا دو دن کے لئے نہیں ہونا چاہئیے بلکہ جب تک زندگی ہے۔ اس وقت تک برابر اس کی طرف توجہ رکھنی ضروری ہے حتّٰی کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی آزمائش اور قربانی کا وقت آ جائے تو اسے دلیری۔ اور خوشی سے قبول کرنا چاہئیے۔ کیونکہ کسی قوم کی عظمت اس کی قربانیوں ہی سے معلوم کی جاتی ہے اور جب تک قربانی نہ ہو۔ اس وقت تک کامیابی اور ترقی مشکل ہی نہیں۔ بلکہ محال ہوتی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

پس احباب کو نہ صرف آنے والے یوم التبلیغ کو پوری سعی اور کوشش سے منانا چاہئیے۔ بلکہ تبلیغ کو اپنی زندگی کا اہم مقصد قرار دے کر ہر وقت اس کی ادائیگی کا خیال رکھنا چاہئیے:۔ خاکسار ملک محمد عبداللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ادائیگی زکوٰۃ کی تاکید

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔ "زکوٰۃ کیا ہے؟ یُؤْخَذُ مِنَ الْاُمَرَاءِ وَیُرَدُّ اِلَی الْفُقَرَاءِ۔ امیر سے لے کر فقرا کو دی جاتی ہے۔ اس میں اعلےٰ درجہ کی ہمدردی سکھائی گئی تھی۔ اس طرح سے باہم گرم سرد ملنے سے مسلمان سنبھل جاتے ہیں۔ اُمراء پر یہ فرض ہے۔ کہ وُہ ادا کریں۔ اگر یہ بھی فرض ہوتی۔ تو بھی انسانی ہمدردی کا تقاضا تھا۔ کہ غرباء کی امداد کی جائے"

(ماخوذ از فتاوٰی احمدیہ)

کسی احمدی کا حق نہیں۔ کہ وُہ بطور خود زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم کرلے۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ امام وقت کے ذریعہ تقسیم ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں:۔

"عزیزو! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئیے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ (قادیان) اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک فضولیوں سے اپنے تئیں بچائے۔" (ماخوذ از کشتی نوح صفحہ ۷۱)

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کا ناکارہ ہتھیار

۱۳ وفا ۱۳۱۹ ہش کو یوم التبلیغ پر چونکہ احباب جماعت احمدیہ غیر مبایعین کو بھی تبلیغ کریں گے۔ اس لئے مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ جو چند اصحاب کسی نہ کسی وجہ سے ابھی تک ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ وہ بھی انہیں داغ مفارقت نہ دے جائیں۔ انہیں پٹی پڑھانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ۸ جولائی کے پیغام صلح میں لکھا ہے۔

"آپ بھی خواہ کتنا بڑا آدمی آپ کے سامنے آئے اسے صاف طور پر کہیں کہ جب تک یہ بنیادی امر طے نہ ہو جائے۔ جو ہم میں اور آپ میں اصل وجہ اختلاف ہے۔ اس وقت تک ہم دوسری کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ کیا محمد رسول اللہ کا کلمہ منسوخ ہے۔ آپ اسی ہتھیار کو برتیں"۔

مولوی محمد علی صاحب نے یہ ہتھیار اپنے رفقا کو ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء کو بھی دیا تھا۔ اور لکھا تھا۔ کہ اس کا جواب قادیانیوں کے لئے موت ہے۔ میں نے خدا کے فضل سے ۱۱ احسان مطابق ۱۱ جون کے پرچے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات کی رو سے اسے ناکارہ ثابت کر دیا تھا۔ اور جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقا اس کے جواب سے اس وقت تک قاصر ہیں۔ مگر اب پھر اسی پرانے ہتھیار سے اپنے رفقاء کو مسلح کرنا چاہتے ہیں۔ جو احباب غیر مبایعین میں تبلیغ کے لئے جائیں۔ وہ مہربانی فرما کر ۱۱ احسان کے الفضل میں "مولوی محمد علی صاحب کے ایک وزنی اعتراض کی حقیقت" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے ضرور پڑھ لیں۔

مولوی محمد علی صاحب کا سوال

۸ جولائی کے پیغام صلح میں مولوی صاحب نے پہلا سوال ہی دہرایا ہے۔ وہ ہم سے دریافت کرتے ہیں۔ آیا آپ کے عقیدہ کے رو سے فی الواقع یہ سچ ہے یا نہ کہ کوئی کافر آج کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کے اقرار سے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ سچ نہیں تو حضرت مرزا صاحب مومن بہ نہ ہوئے اور آپ کو مسلمانوں کی تکفیر کے عقیدہ سے رجوع کرنا پڑیگا اور اگر یہ سچ ہے تو پھر گویا محمد رسول اللہ کا کلمہ حضرت مرزا صاحب کے آنے سے منسوخ ہو گیا۔ اگر یہ کلمہ منسوخ ہے تو نیا کلمہ پیش کیجئے۔ یہ اس سوال کی تفصیل ہے۔ جو جناب مولوی صاحب نے اپنے ساتھیوں کو سکھایا ہے۔

سوال کا جواب

اس کے جواب میں احباب کو یہ کہنا چاہیئے۔ کہ ہم کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ کو ہرگز منسوخ نہیں مانتے۔ اور نہ ہی ہمارے عقیدہ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مومن بہ ماننے سے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ کا منسوخ ہونا لازم ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مومن بہ ماننے سے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے منسوخ ماننے کا نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اوپر ایمان لانا فرض قرار دیا ہے۔ اور مومن بہ کا مفہوم بھی یہی ہے۔ کہ اس پر ایمان لانا فرض ہو دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۶ پر فرماتے ہیں۔

(۱) لہذا جیسا مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر بھی ایمان فرض ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں۔

(۲) نیز فرماتے ہیں:۔

"سو اس وقت حسب منطوق آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم اور نیز حسب منطوق آیت قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی۔" (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۴)

پہلے حوالہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں پر ایمان لانا فرض ہے۔ اور یہ مسلم امر ہے۔ کہ بعثت ثانیہ مسیح موعود کا ظہور ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحفہ گولڑویہ میں اپنے وجود کو ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک اور بعث ماننا پڑا۔ جو آخری زمانہ میں مسیح موعود کے وقت میں ہزار ششم میں ہو گا۔"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۵۲)

اب جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہمنوا دیکھ لیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ اپنے اوپر ایمان لانا فرض قرار دے کر اپنے تئیں مومن بہ کی حیثیت میں پیش کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر پہلی بعثت پر ایمان لانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مومن بہ ہونے کی وجہ سے فرض ہے تو دوسری بعثت پر ایمان لانا فرض ہونا دوسری بعثت کو بھی مومن بہ قرار دیتا ہے۔ دوسرا حوالہ بتاتا ہے۔ کہ دوسری بعثت کی ضرورت حسب منطوق آیت آخرین منھم لما یلحقوا بھم وحسب منطوق آیت قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً ثابت ہوتی ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مومن بہ ہونے کے باوجود اب کسی علیحدہ کلمہ کی ضرورت نہیں۔ اور نہ کلمہ کو منسوخ قرار دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بعثت ثانیہ کا ذکر خود متذکرہ بالا دونوں آیتوں میں موجود ہے۔ اور دوسری آیت کا لفظ رسول اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں پر مشتمل ہے۔ جن پر ایمان فرض ہے۔ ورنہ اس آیت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوسری بعثت کے ثبوت میں ہرگز پیش نہ فرماتے۔

پس ہر شخص جو سچے دل سے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ باقی مومن بہا عقائد و احکام کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ پر ایمان لانا بھی ضروری سمجھے۔ ورنہ اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ اور بعثت ثانیہ پر ایمان لانے سے گریز کرتا ہے۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کامل طور پر ایمان نہیں لاتا۔ اور اس وجہ سے وہ حقیقی مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اس کا ایمان صرف رسمی ہو گا۔ اور وہ رسمی مسلمان کہلائیگا

رسمی مسلمان

جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے زیر بحث مضمون میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یہ بھی مجھے معلوم ہے۔ کہ ایک جواب آپ نے یہ بھی انہیں سکھا رکھا ہے۔ کہ تم کہہ دیا کرو۔ کلمہ پڑھ کر انسان صرف رسمی طور پر مسلمان ہوتا ہے۔ مگر میں آپ کے ساتھ بروئے رسم و رواج بحث نہیں کر رہا۔ میں تو قرآن و حدیث کی رو سے بحث کرتا ہوں"۔

عجیب بات ہے۔ کہ مولوی صاحب کو وہ مشہور حدیث بھی یاد نہیں رہی جسے ان کے احباب عموماً پیش کیا کرتے ہیں یعنی یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القراٰن الا رسمہ۔ دیکھئے اس جگہ آخری زمانہ کے لوگوں کو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسمی مسلمان اور ان کے قرآن پر ایمان کو رسم قرار دیا ہے پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو آخری زمانہ کے لوگوں کے اسمی اور رسمی مسلمان ہونے کا ذکر فرمائیں۔ لیکن جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے تئیں اس بحث سے مستغنی سمجھتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھنے والے منکروں کو ہمارا رسمی مسلمان کہنا عین حدیث بالا کے منشاء کے مطابق ہے:۔

غیر مبایعین سے چند سوالات

اس کے بعد اس مسئلہ پر بحث کے لئے احباب مندرجہ سوالات یاد رکھیں۔ جب غیر مبایعین یہ بحث چھیڑیں۔ تو ان سے مندرجہ ذیل سوالات کئے جائیں۔

اول۔ آپ لوگ احمدیت کو حقیقی اسلام سمجھتے ہیں یا نہیں۔

دوم۔ اگر حقیقی اسلام سمجھتے ہیں۔ تو جو لوگ احمدیت کو قبول نہ کریں۔ کیا وہ حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ اگر کہیں حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ تو احمدیت کو حقیقی اسلام کہنا غلط ہوا اگر کہیں حقیقی مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ تو پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود انہوں نے بھی انہیں غیر حقیقی یا بالفاظ دیگر رسمی مسلمان مان لیا۔

سوم ۔ اگر وہ کہیں احمدیت حقیقی اسلام نہیں۔ تو پوچھا جائے کہ اس صورت میں حضرت مسیح موعود کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔

چہارم ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۶ و ۲۵۷ پر مکفر مولویوں کو دائرہ اسلام سے خارج لکھا ہے۔ مولوی صاحب کے رفقاء سے پوچھیں۔ یہ مکفرین تو کلمہ گو ہیں۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیسے کافر کہہ دیا کیا کلمہ طیبہ منسوخ ہو گیا۔ جو آپ نے ان کلمہ گوؤں کو دائرہ اسلام سے خارج کہہ دیا۔

پنجم :۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر ایک شخص نے کلمہ گو مکفر اور مسیح موعود کے منکروں میں یوں فرق کیا۔ کہ جو شخص آپ کو کافر قرار دیتا ہے۔ وہ تو کافر ہے۔ لیکن صرف آپکے نہ ماننے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔ اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تریاق القلوب سے یہ قول پیش کیا کہ آپ نے فرمایا ہے۔ میرے دعوے کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سائل کے بیان کردہ فرق کو تسلیم کر لیا یا رد کیا۔ حضرت اقدس علیہ السلام کا جواب پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے فرمایا عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر تریاق القلوب والا عقیدہ تبدیل نہ ہو چکا تھا۔ تو حضور نے سائل پر کیوں تعجب کیا۔ کیونکہ سائل نے تو کلمہ گو مکفر اور آپ کو نہ ماننے والے کے متعلق وہی فتویٰ پیش کیا تھا۔ جو آپ تریاق القلوب میں خود پیش کر چکے ہوئے تھے۔

ششم یہ بتائیں کہ جب حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے نہ ماننے والوں کو مکفرین کلمہ گوؤں کے حکم میں رکھا۔ اور انہیں ایک قسم کا ہی انسان ٹھہرایا۔ اور آپ سائل کے انہیں دو قسم کا انسان ٹھہرانے پر متعجب ہوئے تو کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوا۔ کہ آپ کے نزدیک آپ کا منکر اسی طرح دائرہ اسلام

تنازعات کا بذریعہ ثالثی فیصلہ کرانے کے برکات

پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ نیروبی کی عمدہ مثال

جس قوم کے افراد اپنے تنازعات کا خود فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وہ ہمیشہ محکوم رہتے ہیں۔ حکومت کی قابلیت کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کا خود حاکم ہو۔ اسے اپنی ذمہ داریوں کا قوی احساس ہو اور اس کی قوت ارادہ اس قدر مضبوط ہو کہ جو اخلاقی ذمہ واریاں اس پر عائد ہوتی ہیں۔ ان پر اپنے آپ کو پابند رکھنے پر قادر ہو۔ اگر افراد کے اندر اپنی ذمہ واریوں کا احساس نہیں یا اگر احساس تو ہے۔ مگر اپنے احساس کو حیز عمل میں لانے پر قدرت نہیں تو وہ کبھی محکومیت کی زنجیروں سے آزاد نہیں ہو سکتے وہی قوم حقیقی معنوں میں آزاد ہے۔ جس کے افراد اپنے نفسوں کے آپ حاکم ہوں۔ اور اپنے قائم کردہ نظام کے اپنے تئیں مطیع بنانے والے ہوں۔ آزادی اس کا نام نہیں۔ کہ میں کسی کی نہیں مانوں گا جہاں تک ذاتی املاک میں تصرف کرنے کا تعلق ہے۔ ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ میں اس تصرف میں آزاد ہوں۔ جو چاہوں کروں۔ لیکن جہاں اس کی حدود دوسروں کی حدود سے ملتی ہیں۔ اور وہ اتنی عقل و تمیز کا مالک نہیں۔ کہ ان کے درمیان از خود فرق کر سکے۔ وہاں ایسا شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں اپنی نقل و حرکت میں آزاد ہوں۔ حقیقی طور پر آزاد وہی شخص ہے۔ کہ جو اپنے اور دوسروں کے حقوق کی خود بخود نگہداشت رکھتا ہے۔ اور انہیں خلط ملط نہیں ہونے دیتا۔ جونہی کہ کوئی شخص دوسروں کی حدود میں داخل ہوتا ہے۔ اور ان کے حقوق میں دست برد کرتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔ ایسی جواب دہی کی حالت میں

اس کے لئے دو ہی صورتیں ہیں۔ کہ یا تو حقوق کے تصفیہ کے لئے وہ باہمی رضامندی سے کسی کو ثالث مقرر کرے یا یہ کہ پھر اسے غیر کی لاٹھی کے سامنے سر جھکانا پڑے۔ پہلی صورت میں وہ ایک طرح سے خود اپنا فیصلہ کرنے والا ہو گا۔ اور ان معنوں میں آزاد انسان کہلائے گا۔ کہ اس نے اپنی خوشی سے اپنا فیصلہ ایک شخص کے سپرد کیا۔ اور اسے تسلیم کیا۔ دوسری صورت میں وہ محکوم ہو گا۔ غیر کی لاٹھی ہو گی۔ جو گائے بھیڑ۔ بکریوں کی طرح اسے ہانکے گی۔ سب سے اعلیٰ حالت آزادی یہ ہے۔ کہ انسان کا نفس اعلیٰ درجہ کا تربیت یافتہ ہو۔ عقل اس کی روشن ضمیر اس کی پاک و صاف ہو۔ ایسا شخص اگر اللہ تعالےٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو راست روی اختیار کرے گا۔ اور از خود اپنے اور غیر کے حقوق کے درمیان تمیز کرتے ہوئے پوری آزادی سے زندگی بسر کرے گا۔ اس حالت نفس سے اتر کر دوسرے درجہ پر آزاد وہ شخص ہے۔ کہ جب اس کی حدیں دوسروں کی حدوں سے مل جل جائیں۔ اور فریقین ان میں تمیز نہ کر سکیں۔ تو پھر وہ اپنے بھائیوں میں سے ہی قابل اعتماد شخص کو اپنے فیصلہ کے لئے مقرر کر کے گھر میں ہی جھگڑے کو خوشی خوشی چکا لے نہ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی۔ معاملہ عمدگی سے سلجھ جائے۔ لیکن اگر افراد اس قسم کی آزادی سے بھی محروم ہو جائیں۔ تو پھر ان کے لئے وہی منحوس اور ذلیل کن محکومیت ہے۔ جس کا نظارہ آئے دن عدالتوں کے کمروں۔ اور جیل کی کوٹھڑیوں میں نظر آتا ہے۔ ایسا نظارہ جو ہزاروں خانہ بربادیوں کا آئینہ دار ہے۔ پنجاب کا علاقہ خصوصیت سے۔ اور ہندوستان کا ملک عام طور پر اس محکومیت کی لعنت میں مبتلا ہے۔ مقدمہ بازی نے تمام ہندوستان کو بیکاری اور خستہ حالی کا شکار بنا دیا ہے۔ اس عبرتناک بربادی کا نظارہ ہمارے لئے عبرت آموز ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے دلوں میں خشیت اور نصیحت حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہونا لازمی ہے۔ بشرطیکہ دل پتھر نہ ہو چکے ہیں۔

ہندوستان میں قوموں کی کشمکش اور انکی باہمی آویزشوں کے درمیان ہماری ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ جس کے افراد دل میں یہ نیک خواہش رکھتے ہیں۔ کہ وہ اپنے نظم و نسق میں آزاد ہوں۔ اور اپنے معاملات کو خود سلجھانے کے قابل ہوں۔ اگر ان کی یہ خواہش سچی ہے۔ تو ان کا پہلا فرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے نفس کو اپنے اوپر حکومت کرنا سکھائیں۔ اور اپنی انفرادی اور اجتماعی سیاست کو اپنے ہی افراد کے ذریعہ سے چلانے کی اپنے اندر اہلیت پیدا کریں۔ یہ نعمت محض ہوسوں اور تمناؤں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک وہ چھوٹے سے چھوٹے معاملات میں بھی اپنا جائزہ نہ لیتے رہیں۔ کہ آیا وہ عملی طور پر غیروں کے محتاج ہیں۔ یا یہ کہ وہ ان سے مستغنی ہیں۔ جماعت احمدیہ نے ایک عرصہ سے ایک عملی نمونہ اپنے ہم وطنوں کے سامنے پیش کر رکھا ہے۔ جو بہت ہی قابل رشک ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کے افراد اپنے اندرونی معاملات کو خود ہی سلجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ایک حد تک اس میں وہ کامیاب ہو رہے ہیں۔

حال ہی میں جماعت احمدیہ نیروبی کے صدر سید محمود اللہ شاہ صاحب بی۔ اے کی طرف سے یہ اطلاع پہونچی ہے۔ کہ انہوں نے ایک جائیداد کا تصفیہ جس کی مالیت ایک لاکھ پینسٹھ (۶۵) ہزار روپیہ ہے۔ اپنے جماعتی انتظام کے ماتحت کرایا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاں میں انہیں اور ان کے مقامی کارکنوں کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور اس جائیداد سے تعلق رکھنے والے مکرمی شیر محمد صاحب اور عبد الرحمٰن صاحب اور ان کے متعلقین کو مبارکباد دیتا ہوں اور ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس فیصلہ کو تسلیم کر کے ایک نیک نمونہ قائم کیا ہے (اللہ تعالےٰ ان کی جائیداد میں برکت ڈالے)

جہاں میں جماعت احمدیہ نیروبی کو مبارکباد کہتا ہوں۔ وہاں میں دیگر جماعتوں سے اپنی سابقہ تحریک دہراتا ہوں اور انکے نیک جذبات سے اپیل کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے جھگڑے خود نپٹائیں۔ اور اس کے لئے قاضی اور ثالثی مجالس قائم کریں۔ پنجاب کی خوش قسمتی ہے۔ کہ یونی نسٹ حکومت کے عہد میں ثالثی بورڈ قائم کرنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ ہم نے یہ کام بہت پہلے سے شروع کیا ہوا ہے۔ اس لئے اپنی اس سبقت کو قائم رکھنا اور اس میں اضافہ کرنا ہمارا فرض ہے جن جماعتوں میں ابھی تک قاضی یا ثالثی مجالس قائم نہیں ہوئیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ نظارت کی اس دعوت پر فوراً لبیک کہیں۔ اور اطلاع دیں کہ انہوں نے تعمیل کی ہے۔ یہ مبارک تحریک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہے جو میں دہرا رہا ہوں۔ اس کے برکات یہ ہیں۔ کہ آپ کا قیمتی وقت، آپ کی عزت اور آپ کا مال محفوظ ہوگا آپ کے اجتماعی تعلقات سنوریں گے۔ آپ راحت و اطمینان کی زندگی بسر کریں گے۔ ان برکات سے بڑھ کر آپ ایک اور برکت سے بھی متمتع ہوں گے۔ اور وہ یہ کہ خود ارادی کا علم و تجربہ حاصل ہوگا آپ جانیں گے۔ کہ حکومت کس طرح کی جاتی ہے۔ خود ارادی کا علم بلکہ کوئی علم بھی بغیر تجربہ کے عمدگی سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب حکومت وقت کے قوانین اس بارہ میں افراد کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ اپنے تنازعات کا فیصلہ آپ کریں تو کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی۔ کہ افراد اس حق سے اپنے تئیں محروم رکھیں۔ اس قسم کی آزادی کے حاصل ہوتے ہوئے بھی افراد اگر عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹاتے پھریں تو وہ یقیناً نہایت درجہ بدبخت اور محروم الاولیٰ ہیں۔ اور اس بات کے سزاوار ہیں۔ کہ محکومیت کی لعنت کا طوق انکی گردن میں ہمیشہ کیلئے لٹکا رہے۔ ناظر امور عامہ

تحریک جدید سال ششم کے وعدے ۱۵ اگست تک سو فیصدی پورے کئے جائیں

بیرون ہند کی جماعتوں اور افراد کی قابل تعریف کوششیں

تحریک جدید سال ششم کی مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے ہندوستان اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتوں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو احباب اپنے وعدے ۱۵ اگست تک سو فیصدی ادا کریں گے۔ ان کے نام ۱۵ اگست کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ پس جہاں ہندوستان کے احباب اس جد و جہد میں مصروف ہیں۔ کہ وہ ۱۵ اگست تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیں اور احمدی جماعتوں کے کارکن بھی اس فکر میں ہیں۔ وہاں بیرون ہند کے ہندوستانیوں کی جماعتوں کے افراد اور ان کے کارکن بھی اس تگ و دو میں مصروف ہیں۔ اور ان سب کی یہ کوشش ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر کہ "اس کے ساتھ یہ بھی کوشش کی جائے کہ اسوقت تک (۱۵ اگست تک) چندے تحریک جدید بھی پورے کے پورے ادا ہو جائیں۔ یا ان کا اکثر حصہ ادا ہو جائے۔ اور جماعت کا اکثر حصہ ادا کر چکا ہو"

چنانچہ ڈاکٹر سید محمد اقبال شاہ صاحب میگاڈی افریقہ نے سال ششم کا وعدہ چندہ ۷۰/۰ شلنگ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا ۳۰/۰ شلنگ حضور کے پیش کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اپنی طرف سے گذشتہ پانچ سال کے ۱۰۰/۰ شلنگ کا وعدہ کیا۔ تا ان کا نام ہر سال کا چندہ ادا کرنے کی وجہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فوج میں آ جائے۔ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے دو سال کا ۲۵/۰ شلنگ کل رقم ۲۲۵/۰ شلنگ انہوں نے یکمشت ادا کر دی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ڈاکٹر صاحب اور ان کے گھر والوں کا نام پانچہزاری فوج کے رجسٹر میں لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ آئندہ چار سال بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

ڈاکٹر لعل الدین احمد صاحب نے اپنی جماعت کا وعدہ جس میں ان کا اپنا چندہ ۷۵۰/۰ شلنگ معہ اہلیہ صاحبہ ۱۵۵۳/۰ شلنگ کا تھا۔ اس میں سے ۷۵۰/۰ شلنگ بھیج کر لکھا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایک ہزار شلنگ کے قریب رقم جلد ارسال کی جائے گی۔

جماعت نیروبی کے بارے میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ وہاں کوشش ہو رہی ہے۔ کہ سب احباب وعدے کی رقم خواہ ان کو ذاتی طور پر تکلیف بھی ہو۔ جلد ادا کر دیں۔ معلوم ہوا ہے وہاں کے احباب اس کوشش میں ہیں۔ اور اپنے اوپر سخت تنگی ڈال کر تحریک جدید کا چندہ ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ قاضی عبد السلام صاحب بھٹی نیروبی سے حضور کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ چندہ تحریک جدید کے بارے میں حضور کا ارشاد پونچا۔ حالت یہ ہے۔ کہ پاس ایک پیسہ نہیں۔ بلکہ اپنا مکان دار الامان قادیان میں بنانے کی وجہ سے مقروض ہو گیا ہوں۔ جو قسطاً ادا کر رہا ہوں۔ گذشتہ سالوں میں تحریک جدید کا چندہ بفضل خدا شروع تحریک میں وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرنے کی اللہ تعالےٰ کے حضور سے توفیق ملتی رہی۔ اس سال خیال یہی تھا۔ کہ سال کے آخر میں ادا کرنے کی اللہ تعالےٰ سبیل پیدا فرما دے گا۔ مگر حضور کا خطبہ پڑھ کر دل نے فیصلہ کیا۔ کہ خواہ کتنی بھی تنگی آئے تحریک جدید کا چندہ ابھی حضور کے فرمان پر ادا ہونا چاہئیے۔ آخرکار اپنے گھر والوں کے ساتھ مشورہ کر کے ہم نے فیصلہ کیا کہ اس ماہ کی تنخواہ سے چندہ تحریک جدید سال ششم جو ۳۷۰/۰ شلنگ معہ اہل و عیال ہے۔ ادا کر دیا جائے۔ وصیت اور مقامی چندے دینے کے بعد گھر کے لئے خرچ نہیں رہتا۔ مگر فیصلہ یہی ہے۔ کہ ایسا کیا جائے۔ شاید اللہ تعالےٰ ہماری اس تنگی کو قبول فرمائے۔ دل اس تنگی پر لذت محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا جس قدر شکر ادا کریں تھوڑا ہے۔ وہ اپنے فضل سے اپنی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمارے اندر کوئی خوبی نہیں۔ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ پس بیرون ہند کی ہر جماعت اور اس کا ہر فرد کوشش کرے کہ ان کا وعدہ ۱۵ اگست تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ تا ان کا نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو سکے۔ اسی طرح ہندوستان کی جماعتوں کو بھی تاریخ مقررہ تک پوری جد و جہد کرنی چاہئیے۔

نوٹ:۔ بیرون ہند کی وہ جماعتیں جو وہاں کے باشندوں پر مشتمل ہیں انہیں یاد رہنا چاہئیے۔ کہ تحریک جدید سال ششم کے وعدے پیش کرنے کی آخری تاریخ ان کے لئے ۳۱ جولائی ہے۔ جن کے وعدے ابھی پیش نہیں ہوئے۔ وہ ۳۱ جولائی ۴۰ء کو یاد رکھ کر وعدوں کی فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش کریں۔

خاکسار
فنانشل سکرٹری تحریک جدید

امریکن آئی لوشن
آپ اپنی اور اپنے بچوں کی دکھتی اور درد کرتی ہوئی آنکھوں میں ہمیشہ اسی لوشن کو استعمال کیا کریں۔ کیونکہ کارخانہ اس کو نہایت صفائی اور سائنٹیفک طریق سے تیار کرتا ہے۔ ایجنٹس برائے قادیان۔ شفاء میڈیکو متصل پوسٹ آفس واحمدیہ چوک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت کے متعلق ایک مبارک تجویز

احباب کو معلوم ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف اور دیگر بزرگان سلسلہ کی کتب کی اشاعت کے لئے ایک قومی ادارہ بکڈپو تالیف واشاعت کے نام سے قادیان میں قائم ہے۔ یہ بکڈپو عرصہ دراز سے سلسلہ کی خدمت کرتا چلا آیا ہے مگر اب مالی تنگی کے باعث بہت سی نایاب کتب شائع کرنے سے قاصر ہے۔ اس لئے تمام دردمند اور صاحب حیثیت احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس علمی خزانہ کی اشاعت میں مالی اعانت سے مدد فرما کر شکریہ کا موقع دیں حضور کی کتب کی طباعت اور ان کی عام اشاعت کا کام جس قدر اہم اور ضروری ہے اس کا اندازہ حضرت اقدس کی مندرجہ ذیل عبارت سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ "دوسری شاخ اخراجات کی جس کے لئے ہر وقت میری جان گداز ش میں ہے سلسلہ تالیفات ہے۔ اگر یہ سلسلہ سرمایہ کے نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو جائے تو ہزارہا حقائق ومعارف پوشیدہ رہیں گے اس کا مجھے کس قدر غم ہے۔ اس سے آسمان بھر سکتا ہے۔ اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے۔ کہ جو علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے۔ میں خدا کے بندوں کے دل میں ڈالوں دور رہنے والے کیا جانتے ہیں۔ مگر جو ہمیشہ آتے جاتے رہتے ہیں وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ میں کیونکر رات دن تالیفات میں مستغرق رہتا ہوں اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔ میں ہر دم اس خدمت میں لگا ہوا ہوں لیکن اگر کتابوں کے چھپنے کا سامان نہ ہو۔ اور عملہ مطبع کے خرچ کا روپیہ موجود نہ ہو تو میں کیا کروں جس طرح ایک عزیز بیٹا کسی کا مر جاتا ہے۔ اور اس کو سخت غم ہوتا ہے اسی طرح مجھے کسی ایسی کتاب کے نہ چھپنے سے غم دامنگیر ہوتا ہے جو وہ کتاب بندگان خدا کو نفع رساں اور اسلام کی سچائی کے لئے ایک چراغ روشن ہے"۔ تبلیغ رسالت جلد ۸ صفحہ ۷۹ و ۸۰ اشتہار ۴ / اکتوبر ۱۸۹۹ء"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نایاب کتب کی طباعت کے کام کیلئے بکڈپو تالیف واشاعت کی یہ تجویز ہے کہ احباب اس مد میں کم از کم ایک ایک سو روپیہ بطور قرض دیں یہ رقم انشاء اللہ ایک سال کے بعد اسم وار ماہ بماہ واپس کر دی جائیگی جو دوست اس تجویز میں حصہ نہ لے سکتے ہوں وہ یا تو ایک ایک سٹ سٹر کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس کی قیمت مبلغ پچیس روپیہ ہے خریدیں یا حسب ضرورت زیر طبع کتب کی قیمت پیشگی ارسال فرمائیں زیر طبع کتب براہین احمدیہ ہر چہار حصص للعہ ایام الصلح اردو ۱۲

ناظر الیف وتصنیف

ہر قسم کا انگریزی و دیسی اور صابن بنانا سیکھنے کیلئے

صرف

مکمل عملی صابون سازی با تصویر

منگوا لیجئے۔ صابن کی ہر قسم کی واقفیت کیلئے یہ کتاب کافی ہے قیمت ۱۲ محصولڈاک ساتھ آنہ ضخامت ۱۳۰ صفحات فہرست مضامین دیکھنے کی خواہش ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر

مفت طلب کریں

دفتر گنجینۂ روزگار گوجرانوالہ پنجاب

رخصتوں پر جانے والے طلبا

کے ذریعہ سے نئی طرز کا ٹریکٹ

"پانچ گواہ"

منگوا کر اپنے زیر تبلیغ لوگوں اور اہل علم طبقہ میں موثر تبلیغ کیجئے اس ٹریکٹ میں پانچ زبردست آسمانی گواہیاں دی گئی ہیں۔ جن کی اشد سے اشد مخالف بھی تردید نہیں کر سکتا۔ جو دلوں کو زبردست اپیل کرنے والی ہیں۔ اس پر لطف یہ ہے کہ مختصر ہونے کے علاوہ نہایت جامع اور مکمل مضمون ہے۔ ایک ہزار آئمہ مساجد کو یہ ٹریکٹ بھیجنے کا ارادہ ہے۔ آئمہ مساجد کے پتوں سے بھی مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں خاکسار عبدالرحمٰن مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان قیمت فی سینکڑہ ۱۲/ ملنے کا پتہ:۔ دفتر بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ قادیان

خریداران اراضی کیلئے ایک ضروری اعلان

ہماری کمپنی اراضیات کی فروخت کے لئے حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مقرر تھے اور وہ عموماً جلسہ سالانہ کے بعد فروخت کا سارا حساب کتاب صاف کر کے مجھے سمجھا دیا کرتے تھے۔ لیکن اس دفعہ چونکہ جلسہ سالانہ کے بعد مولوی صاحب موصوف کی طبیعت کچھ علیل رہی اور بعدہ وہ حضرت صاحب کے ساتھ کراچی تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے زیادہ بیمار ہو کر واپس آئے اور اسی بیماری میں انتقال فرما گئے۔ اس لئے جلسہ سالانہ ۱۹۳۹ء کی فروخت کے متعلق مجھے ان سے حساب فہمی کا موقعہ نہیں ملا۔ اور نہ ہی فروخت اراضی کا ریکارڈ پوری طرح صاف ہو سکا۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا دوستوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جن اصحاب نے گذشتہ جلسہ سالانہ میں مولوی صاحب موصوف کی معرفت ہماری کوئی سکنی زمین خریدی ہو۔ وہ مجھے بہت جلد نمبر اراضی اور رقبہ اور زرثمن سے اطلاع دیں تاکہ حساب چیک کیا جا سکے اور اگر کوئی غلطی ہو تو وہ درست کر دی جائے اگر اس اعلان کے بعد کسی صاحب نے اطلاع دینے میں غفلت یا سستی سے کام لیا تو اس کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔ فقط

خاکسار

مرزا بشیر احمد قادیان

تمام ہندوستان میں سب سے سستا تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے

بعہد خلافت ثانیہ دارالامان قادیان سے سب سے سستا ہفتہ وار اخبار جو ہر مہینے میں چار بار عمدہ لکھائی چھپائی اور کاغذ پر شائع ہوتا ہے۔

وہ تحریک جدید کا اخبار فاروق ہے۔

جس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے تمام احباب کو بالفاظ ذیل مخاطب فرما کر تحریک کی ہے۔ کہ

(۱) "فاروق نے اس سال پہلے سے بہت زیادہ ترقی کی ہے"

(۲) "فاروق میں میرا خطبہ جمعہ بھی شائع ہوتا ہے جس کا پڑھنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے"۔ (۳) "فاروق میں مجاہدین تحریک جدید کی رپورٹیں بھی چھپتی ہیں جو بہت دلچسپ اور مفید اور اعلیٰ درجہ کی معلومات والی ہوتی ہیں"۔

(۴) "باوجود ان تمام خوبیوں کے اس کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اڑھائی روپیہ میں اس قسم کے اخبار کا لوگوں کو میسر آ جانا غنیمت ہے"۔

(۵) "میر صاحب (ایڈیٹر فاروق) موجودہ زمانہ میں اتنا سستا اخبار لوگوں کو دیکر ذاتی طور پر بہت بڑی قربانی کر رہے ہیں"

(۶) "دوست اس کی خریداری کو بڑھائیں۔ یہ کسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ کسی اخبار کی خریداری تو نہ بڑھے اور توقع یہ رکھی جائے کہ وہ اخبار عمدگی اور شان کے ساتھ چل سکے"۔

(۷) "پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اخبار فاروق کے خریدار بنیں اڑھائی روپیہ سالانہ میں انہیں میرا خطبہ بھی مل جائیگا اور خطبہ کے علاوہ اور بہت سے مضامین سے بھی وہ فائدہ اٹھا سکیں گے"۔

(۸) "اس قدر سستا اخبار ہوتے ہوئے **میرے نزدیک اس کی خریداری سے وہی شخص غفلت برت سکتا ہے جسے علم سے ذرا بھی مس نہ ہو کوئی دوسرا شخص اس قسم کی غفلت نہیں کر سکتا"۔**

(۹) "تحریک جدید کے کارکن۔ اس اخبار کی خریداری کیلئے جماعتوں میں کوشش کریں"۔

(۱۰) "میں اور بھی تحریک کرتا ہوں گا" (ارشاد تحریک۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ)

ان ارشادات اور ایسی زبردست تحریک کو سن کر ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار فاروق کا خریدار بنکر اپنے پیارے امام کی تحریک کو موثر بنائے اور ثواب عظیم حاصل کرے

الداعی الی الخیر خادم سلسلہ میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۰ جولائی- ایک خبر ہے کہ روس کی فوجیں ایران میں داخل ہو رہی ہیں- مگر اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

لنڈن ۱۰ جولائی ہنگرین ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے- کہ ہنگری بہت جلد یورپ میں ایک اہم پارٹ ادا کرنے والا ہے- کہا جاتا ہے- کہ ہنگری جرمنی کو اپنی ریلوے کے استعمال اور ملک میں ہوائی اڈے بنانے کی اجازت دے گا-

انقرہ ۱۰ جولائی- ترکی کے وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا- کہ روس اور ترکی کے تعلقات پروپیگنڈا سے بگاڑے نہیں جا سکتے-

برطانیہ کے بحری محکمے نے اعلان کیا ہے کہ آئس لینڈ اور گرین لینڈ کے سمندروں میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں جس سے آمدورفت مخدوش ہو چکی ہے-

آج تیس جرمن بمبار طیاروں نے بہت سے لڑنے والے جہازوں کے ساتھ رود بار انگلستان پر حملہ کیا- رائل ایرفورس کے جہازوں اور طیارہ شکن توپوں نے ان کا مقابلہ کیا- اور ان کو بھاگنے پر مجبور کر دیا- کہا جاتا ہے- کہ موجودہ جنگ کی یہ سب سے بڑی فضائی لڑائی ہے

انام گورنمنٹ نے اس خبر کی تردید کی ہے- کہ شاہ انام کو قتل کر دیا گیا ہے-

اوٹاوہ ۱۰ جولائی- ملک معظم نے ڈیوک آف ونڈسر کو جزائر بہاما کا گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف مقرر کیا ہے یہ جزائر جنوبی اور شمالی امریکہ کے مابین واقع ہیں۔

شملہ ۱۰ جولائی- آج سرکاری خطابات کی فہرست شائع ہو گئی ہے- مولینا تاجور نجیب آبادی کو شمس العلماء کا خطاب دیا گیا ہے- اور قصور کے خان بہادر شاہنواز خاں صاحب کو نواب صاحب- اسی طرح اور بھی بہت سے خطابات ہیں- مگر کوئی قابل ذکر نہیں

شنگھائی ۱۰ جولائی- جاپان نے ایک برطانوی جہاز کو روک لیا ہے۔ جو ہمین سے سامان جنگ لے کر شنگھائی کی فرانسیسی بستی کو آرہا تھا- جاپانی حکومت اس کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرنا چاہتی ہے۔

وشی ۱۰ جولائی فرانسیسی پارلیمنٹ نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے- جو اس امر کی تحقیقات کرے گی- کہ فرانس کو شکست کیوں ہوئی-

لنڈن ۱۰ جولائی- تیل کے کارخانوں میں کام کرنے والے ۲۶ برطانوی ماہرین کو حکم دیا گیا ہے- کہ فوراً رومانیہ سے نکل جائیں- نیز رومانوی گورنمنٹ نے برطانوی جہازوں کو دریائے ڈینیوب میں آمدورفت کی ممانعت کر دی ہے-

لیبر منسٹر نے ایک تقریر میں کہا کہ میں نے اسلحہ ساز کارخانوں کے مزدوروں سے اپیل کی تھی- کہ وہ ہفتہ میں ۸۴ گھنٹے کام کریں - اور انہوں نے اس بات کا بہت حوصلہ افزا جواب دیا ہے

برلن ۱۰ جولائی- اٹلی کا وزیر خارجہ آج روم واپس جا رہا ہے - اٹلی کا جرمن سفیر بھی اس کے ساتھ ہے بیونک کی کانفرنس ختم ہو گئی ہے- جرمن ریڈیو کا بیان ہے- کہ اس میں برطانیہ کے خلاف فوجی اور سیاسی لڑائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے کہا جاتا ہے- کہ ہنگری کو مشورہ دیا گیا ہے- کہ وہ فی الحال رومانیہ سے کوئی مطالبہ نہ کرے-

بخارسٹ ۱۱ جولائی- آئرن گارڈ پارٹی کا لیڈر جسے کل گرفتار کیا گیا تھا- آج چھوڑ دیا گیا ہے- اس نے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ سیاسیات میں کوئی حصہ نہ لے گا۔

انقرہ ۱۱ جولائی- ترکی گورنمنٹ نے اس خبر کی تردید کی ہے- کہ روس نے اسے الٹی میٹم دیا ہے- تردید میں لکھا ہے- کہ روس نے ترکی سے کوئی مطالبہ ہی نہیں کیا۔

لنڈن ۱۱ جولائی- آج صبح پھر جرمن طیاروں نے جنوب مغربی ساحل پر حملہ کیا- ان میں سے ایک گرا لیا گیا۔ کل کے حملہ میں ۱۴ جرمن ہوائی جہاز گرائے گئے تھے- اور ۲۳ کو اتنا نقصان پہونچا تھا- کہ بمشکل اپنے اڈوں پر پہنچ سکے ہوں گے

اطالوی طیاروں نے آج پھر مالٹا پر ناکام حملے کئے- ان میں سے تین گرائے گئے- ایک کو کافی نقصان پہنچا-

کینیڈا کے ہوائی محکمہ نے اعلان کیا ہے- کہ دو ماہ کے اندر اندر ہوابازوں کی ٹریننگ کی سکیم کے مطابق پہلے دستے تیار ہو جائیں گے- ۱۱۴۰۰ نوجوانوں کو ٹریننگ دی جا رہی ہے

بمبئی ۱۱ جولائی- مسٹر راجگوپال اچاریہ نے- جنہوں نے کانگریس ورکنگ کمیٹی دہلی کا ریزولیوشن مرتب کیا تھا ایک بیان میں کہا- کہ ہندوستان کا بچاؤ برطانیہ کے بچاؤ کا ضروری حصہ ہے- اور اس ریزولیوشن کو یہ بات مدنظر رکھ کر سمجھنا چاہئیے-

حیدرآباد- ۱۱ جولائی- نواب معین الدولہ اور نواب سالار جنگ نے ریاست کے جاگیرداروں سے اپیل کی ہے- کہ برطانیہ کو ایک بمبار طیارہ مہیا کرنے کے لئے تین لاکھ روپیہ دیں

کٹک ۱۱ جولائی- اڑیسہ کے دریائے مہاندی میں جو پانی چڑھ آیا تھا- وہ اب اترنے لگا ہے- اور شہر کے لئے خطرہ دور ہو رہا ہے-

لنڈن ۱۱ جولائی- برطانیہ کے تجارتی بورڈ نے اعلان کیا ہے- کہ اب فرانس کارسیکا الجیریا اور فرانسیسی مراکو کے ساتھ تجارت ممنوع قرار دے دی گئی ہے-

آج شمالی آئرلینڈ کے پریذیڈنٹ نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا- کہ ہم نے مسٹر ڈی ویلیرا سے کہا تھا کہ ملک آئرلینڈ کے دفاع کا انتظام کریں- مگر انہوں نے یہ بات نہیں مانی- اب اس بارہ میں ہم ان سے کچھ نہ کہیں گے- السٹر ہمیشہ سلطنت کا وفادار رہا ہے- اور ہم آخر دم تک برطانیہ کا ساتھ دیں گے۔

بخارسٹ ۱۱ جولائی- رومانوی گورنمنٹ نے لیگ آف نیشنز سے علیحدگی اختیار کر لی ہے-

معلوم ہوا ہے- کہ ہنگری نے تاحال سرکاری طور پر اپنے مطالبات رومانیہ کو پیش نہیں کئے،

نیو یارک ۱۱ جولائی- امریکن سینیٹ نے بحری بیڑہ کو بڑھانے کے لئے چار ارب ڈالر منظور کئے ہیں- صدر روزویلٹ نے کانگرس کو ایک پیغام بھیجا ہے- کہ بارہ لاکھ مزید سپاہی تیار کرنے کی اجازت دی جائے- اور آٹھ لاکھ کے لئے اسلحہ مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے- نیز فیصلہ کیا گیا ہے کہ بری فوج کے لئے پندرہ ہزار اور سمندری فوج کے لئے چار ہزار مزید ہوائی جہاز تیار کئے جائیں گے-

لاہور ۱۱ جولائی پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے- کہ سرگودھا میں اب بالکل امن ہے- ہڑتال بھی جلد ختم ہو جائے گی- فسادات میں ایک درجن سے زیادہ لوگ زخمی نہیں ہوئے-

شملہ ۱۱ جولائی- حکومت ہند نے اعلان کیا ہے- کہ ہندوستان سے برطانیہ اور یورپ کے ان ممالک کے ساتھ جہاں ڈاک آتی جاتی ہے بہت جلد ہوائی ڈاک کا سلسلہ جاری کر دیا جائے گا پہلا جہاز غالباً اس ماہ کے تیسرے ہفتہ روانہ ہو گا۔

بمبئی ۱۱ جولائی- یہاں ایک ہزار سے زائد اشخاص سوک گارڈ کے طور پر بھرتی ہونے کے لئے درخواستیں دے چکے ہیں- کل چھ ہزار بھرتی کئے جائیں گے اس امر پر غور ہو رہا ہے- کہ ان کے لئے کوئی علیحدہ وردی ہو یا نہیں- فی الحال وہ ایک بازوبند اور بیج پہن کر ہاتھ میں چھوٹا سا ڈنڈا لئے کام کرتے رہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا- ایڈیٹر- غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah